



سوال

(702) گواہی اپنے علم کے مطابق دینی چلانیے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لوگوں کو پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے اس قسم کی گواہی کی ضرورت ہوتی ہے کہ مثلاً فلاں شخص واقعی سحرین میں پیدا ہوا ہے تو لوگ یہ گواہی دے جیتے ہیں خواہ انہیں اس بات کا یقین ہو یا نہ ہو، تو کیا یہ بھی جھوٹی گواہی شمار ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے لئے صرف اسی چیز کے بارے میں گواہی دینا جائز ہے، جسے وہ دیکھنے یا سننے کی وجہ سے جانتا ہو کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۱﴾ ... سورة الزخرف

”ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ﴿۳۶﴾ ... سورة الاسراء

”اور جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس کے پیچھے نہ پڑ۔“

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی گئی ہے۔

«أَنَّ زَيْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّاهِدَةِ، فَقَالَ: «عَلَى تَرَى النَّفْسَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَلْيُغْنِمَا فَاشْتَدَّ، أَوْ دَخَّ» (طبہ الاولیاء)

”ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے شہادت (گواہی) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم سورج کو دیکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کی بات کے بارے میں گواہی دو یا اسے چھوڑ دو۔“



اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی شخص کے لئے اس وقت تک یہ گواہی دینا جائز نہیں ہے کہ فلاں شخص سحر میں پیدا ہوا ہے، جب تک کہ اسے اس کا علم نہ ہو۔ اور جو شخص یہ گواہی دے کہ فلاں شخص سحر میں پیدا ہوا ہے اور وہ جھوٹا ہو تو اس کی یہ گواہی جھوٹی ہوگی اور وہ اس وعید کا مستحق ہوگا جو جھوٹی گواہی کے بارے میں قرآن کریم اور سنت میں وارد ہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 559

محدث فتویٰ